الطاف بھائی، توبہ کیجیے

علی خان

ہمیں ایم کیو ایم کے کئی رہنما اچھے لگتے ہیں۔ ان میں ایک جناب حیدر عباس رضوی بھی ہیں۔ کیا خوب بولتے ہیں۔ متحدہ کے بہت تیزی سے ابھرتے ہوئے رہنما ہیں۔ ان کو نظر نہ لگے کیونکہ متحدہ میں جو بھی تیزی سے ابھرا وہ اس سے زیادہ تیزی سے غروب ہوگیا۔ ایسے کتنے ہی ستارے ٹوٹ کر بکھر گئے۔ جناب الطاف حسین کے ابتدائی ساتھیوں اور ایم کیو ایم کے بانیوں میں سے کتنے رہ گئے؟ زیادہ تر قتل کر دیے گئے یا نکال دیے گئے۔ سامنے کی مثال عامر لیاقت حسین کی ہے جو اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر لگانا پسند کرتے ہیں۔ وہ بھی خوب بولتے تھے اور پھر یہ زعم ہوگیا تھا کہ وہ الطاف حسین سے زیادہ قابل اور ان سے زیادہ اچھا بولتے ہیں۔ اور پھر وہ الطاف بھائی کا فکر و فلسفہ بھلا بیٹھے۔ چنانچہ اب زیادہ تر پاکستان سے باہر رہتے ہیں۔ تاہم حیدر عباس رضوی کو تخصص حاصل ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ گزشتہ دنوں وہ الطاف حسین کو ''مرد بچہ'' کہنے پر برا مان گئے، نجانے کیوں؟

ہم اب تک یہ سمجھتے آرہے تھے کہ کسی کو مرد بچہ کہنا اس کی تعریف کرنا ہے لیکن رضوی صاحب نے اس کا کچھ اور ہی مطلب نکال لیا، ہوا یوں کہ ایک ٹی وی چینل پر مسلم لیگ (ن) کے رہنما خواجہ آصف نے حوالہ دیا کہ متحدہ کے رہنما وسیم اختر نے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) امتیاز کے ''انکشافات'' پر ان کو مرد بچہ قرار دیا ہے، الطاف حسین بھی مرد بچہ بنیں اور پاکستان تشریف لے آئیں۔ اس پر رضوی صاحب بھڑک اٹھے اور یہ شبہ ظاہر کیا کہ خواجہ آصف نے الطاف حسین کو نامرد کہا ہے۔ بہرحال ٹی وی چینل پر تو خواجہ آصف نے انہیں مرد بچہ قرار دینے پر معذرت کر لی لیکن ہم اب تک حیران ہیں، ہمارے خیال میں تو انسان کا ہر بچہ مرد بچہ ہی ہوتا ہے۔

الطاف حسین کی مردانگی اور جرأت اظہار میں کوئی شک نہیں۔ اسی لیے تو انھوں نے ایک ٹی وی چینل کو بڑی تفصیل سے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مجھ پر تو پہلے بھی کفر کے فتوے لگ چکے ہیں اور اب ایک بار پھر یہ کفر کرنے جا رہا ہوں اور پھر انھوں نے اپنے کیے پر عمل بھی کر دکھایا۔ کافروں، مرتدوں، شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے باغیوں کی کھل کر حمایت کرنا اور ان کی تعظیم کرنا، پھر اپنے کہے سے پھر جانا جرأت ہی کی تو بات ہے۔

الطاف حسین کے نظریات و خیالات تو بدلتے ہی رہتے ہیں کہ یہی ان کی فکر و فلسفہ ہے اور ان کے معتقدین

آنکھیں بند کر کے ان کی پوجا کرتے ہیں۔ الطاف حسین کا کروٹن کے پتوں اور پتھروں پر نمودار ہونا کوئی معمولی بات تو نہ تھی۔ ماننے والے جی جان سے ان کرامات پر ایمان لائے۔ ایک مسجد کے صحن میں لگے پتھر پر الطاف بھائی نمودار ہوئے تو ان کے حامیوں نے صحن کا پتھر ہی اکھاڑ کر الطاف بھائی کے دروازے پر رکھ دیا۔ صحن حرم میں ایک بزرگ نے اچانک نمودار ہو کر الطاف بھائی کو آشیر واد دی اور غائب ہو گئے۔ اب یہ کہانیاں کچھ کم ہو گئی ہیں لیکن آمنا وصدقنا کہنے والے کم نہیں۔ عقیدت بھی عجیب رنگ دکھاتی ہے۔ انتہائی پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ ہندو بھی تو بلا سوچے سمجھے اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے گئے بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور شجر وحجر کو نفع، نقصان کا باعث قرار دیتے ہیں۔ قادیانیوں میں کیسے کیسے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام تو نوبل انعام یافتہ تھے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ بھی بڑے ذہین تھے لیکن یہ سب اس پر ایمان رکھتے تھے اور رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نبی تھے۔ ان پر وحی نازل ہوتی تھی اور جو انھیں نبی ماننے سے کتراتے ہیں وہ کم از کم مسیح موعود تو قرار دیتے ہی ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ، جن کو دنیا میں واپس آنا ہے۔ غلام احمد نے کہا اور انھوں نے مانا کہ مسیح دنیا میں واپس آ گئے۔ ویسے تو دجال کو بھی مسیح دجال کہا جاتا ہے۔ انگریز بھی اپنے خود کاشتہ پودے کے اس دعوے سے پریشان ہو گئے تھے کہ وہ مسیح بھی ہے۔ غلام احمد نے بھی اپنے درجات کو رفتہ رفتہ بلند کیا اور اس کی فکر وفلسفہ بھی کروٹیں بدلتی رہی۔

الطاف حسین قادیانیوں کے مبلغ، ہمدرد، سرپرست یا جو کچھ بھی ہیں، وہ ان کے انٹرویو سے ظاہر ہو چکا ہے لیکن یہ مرزا مبشر لقمان کون ہیں؟ کیا ہیں؟ اور قادیانی مسئلہ میں ان کی دلچسپی کا اصل سبب کیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ قادیانی ہیں یا مسلمان۔ لیکن قادیانیوں کو مسلمان قرار دلوانے میں ان کی کاوشیں قابل توجہ ہیں۔ قادیانی مسئلہ پر الطاف حسین سے انٹرویو ''مبشر ڈاٹ کام'' کا پہلا کارنامہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے وہ ڈاکٹر اسرار احمد، محمد علی درانی اور نذیر ناجی تک سے اسی موضوع پر انٹرویو کر چکے ہیں۔ چلیے ڈاکٹر اسرار احمد تو بہر حال ایک عالم ہیں لیکن ایک علمی مسئلہ پر محمد علی درانی اور نذیر ناجی سے انٹرویو اور ان کے خیالات نشر کرنے کی کیا حیثیت ہے۔ نذیر ناجی کی جو شہرت ہے وہ سب کے علم میں ہے۔ جب ہوش میں نہیں ہوتے تو کیسی کیسی گالیاں ایجاد کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈ پر ہے اور اتفاق سے دی نیوز اخبار کے ایک رپورٹر ہی نے یہ گالیاں ریکارڈ کی ہیں۔ ایسے شخص سے عقیدۂ ختم نبوت پر بات کرنا اور اسے نشر کرنا مسلمانوں کے خلاف سازش نہیں تو اور کیا ہے۔ نذیر ناجی نے اپنے انٹرویو میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان قرار دیا اور حسبِ عادت علماء کو برا بھلا کہا۔ مُلاّ مُلاّ کہہ کر طنز وتحقیر کرنا آگرہ کے مفتی کے پوتے کی بھی عادت ہے۔ نذیر ناجی کو شکایت تھی کہ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کو قادیانی ہونے کی وجہ سے پاکستان میں کام نہیں کرنے دیا گیا لیکن یہ سوگ تو بہت سے مسلمان زعماء کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق بھارت کے ایٹمی نظام کے خالق ڈاکٹر عبدالکلام بھی پاکستان آئے تھے لیکن پذیرائی نہ ہونے پر واپس چلے گئے۔ مولانا حسرت موہانی پاکستان آئے تو ان کے پیچھے انٹیلی جنس لگا دی گئی۔ پاکستان کا نام دینے

والے چودھری رحمت علی بھی ناراض ہوکر واپس چلے گئے تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کوئی واحد مثال نہیں۔ پھر نذیر ناجی یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں کتنے ہی قادیانی اہم مناصب پر کام کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف کی ناک کا بال اور اہم مشیر طارق عزیز کے نام سے تو واقف ہوں گے۔ قادیانی فوج میں اہم مناصب پر رہے۔ صدارتی ترجمان فرحت اللہ بابر کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں۔ پطرس بخاری اور ان کے بھائی زیڈ اے بخاری سے کون واقف نہیں۔ پطرس کے مضامین کورس میں شامل ہیں اور وہ ایک عرصہ تک اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کرتے رہے۔ ان کے والد پشاور میں قادیانی مبلغ تھے۔ دوسری طرف پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھنے سے اس بنا پر انکار کر دیا تھا کہ وہ ان کو مسلمان ہی نہیں مانتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یا تو وہ مسلمان نہیں یا میں مسلمان نہیں۔ اور یہ صرف ان کا عقیدہ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروکاروں کے سوا تمام مسلمانوں کو مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور یہ ان کی تحریروں میں موجود ہے۔ الطاف حسین صاحب کو قادیانی مسلمان نہیں مانتے۔ اب شاید کوئی تبدیلی آ گئی ہو، تاہم یہ سوال قابل توجہ ہے کہ مرزا مبشر لقمان قادیانی مسئلہ پر اتنے سرگرم کیوں ہیں اور اپنے مطلب کی باتیں اگلوانے میں کیوں مصروف ہیں۔ ان کے لیے گئے انٹرویوز سے قادیانیوں کی ویب سائٹ خوب فائدہ اٹھا رہی ہے۔ مبشر لقمان اس سے پہلے جس چینل سے وابستہ تھے، وہ چینل ایک اور جھوٹے نبی یوسف کذاب کے خلیفۂ اوّل زید حامد کو بھی پروجیکٹ کر کے اتنا معتبر بنا چکا ہے کہ جو اس کی اصلیت سے واقفیت نہیں وہ اس کو اسلام کا سپاہی اور بڑا دانشور سمجھ بیٹھا ہے۔ کیا مذکورہ چینل نادانستگی میں اسلام کے دشمنوں کو آگے بڑھا رہا ہے؟

اب آیئے الطاف حسین کی طرف۔ موصوف نے پہلے تو قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مسجد قرار دیا اور اعلان کیا کہ اگر وہ برسر اقتدار آ گئے تو ایسا کمپاؤنڈ بنائیں گے جس میں مندر، کلیسا اور احمدیوں کی مسجد ایک جگہ ہوگی۔ وہ نجانے کیوں، یہودیوں کا صومعہ بھول گئے۔ اگر غیر مسلم قادیانیوں، احمدیوں کی عبادت گاہ مسجد کہلائی جا سکتی ہے تو پھر ہندوؤں کی مسجد، عیسائیوں کی مسجد اور یہودیوں کی مسجد کہنے میں کیا ہرج ہے؟ الطاف حسین ایک عالم ہیں لیکن انھیں یہ معلوم نہیں کہ مساجد صرف مسلمانوں کی ہوتی ہیں اور یہ قرآنی اصطلاح ہے۔ یقین نہ آئے تو آگرہ کی مسجد میں رکھے گئے اپنے دادا مفتی رمضان کے فتاویٰ سے رجوع کر لیں، دادا زندہ نہیں لیکن آگرہ میں کوئی تو ان کا جانشین ہوگا، الطاف بھائی کے اپنے فرمودات کے بعد جب بھی ان کے عقائد کے بارے میں سوالات اٹھتے ہیں تو وہ جھٹ یہ دلیل لے آتے ہیں کہ وہ آگرہ کے مفتی کے پوتے ہیں۔ آگرہ کے ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ انھوں نے وہاں یہ نام نہیں سنا تھا، لیکن یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔

الطاف حسین نے اپنے علم کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ احمدیوں کا کلمہ ایک، ان کی نماز ایک، انھیں تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیے۔ اس حوالے سے قادیانیوں کی ویب سائٹ پر کہا جا رہا ہے کہ احمدیوں کے مخالف یہ کہتے

ہیں کہ احمد جب کلمہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے اُن کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتی ہے۔ الطاف بھائی کہتے ہیں کہ انھوں نے احمدیوں کا لٹریچر خوب پڑھا ہے اور ان کی مجالس میں بھی شرکت کی ہے لیکن مذکورہ ویب سائٹ پر تو کوئی قادیانی ہی یہ اعتراض کر رہا ہے۔ کیا اس نے بھی غلام احمد قادیانی کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں۔ قرآن کریم میں احمد کا لفظ میرے لیے ہی آیا ہے۔'' پھر اگر مسلمان یہ سمجھیں کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہوئے اپنے نبی کا تصور کرتے ہیں تو غلط کیا ہے۔

بنیادی بات یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی نبی آئے ان کے دور میں ان کی امت نے انہی کا کلمہ پڑھا اور لا الٰہ الا اللہ کے بعد ان کا نام شامل کیا۔ اب اگر مرزا غلام احمد نبوت کا دعویدار ہے تو اس کے امتی اسی کا کلمہ پڑھیں گے نہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ مرزا غلام احمد نے کھل کر اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو ریکارڈ پر ہے۔ مثلاً اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے 23 مئی 1908ء کو ایڈیٹر اخبار عام لاہور کے نام خط میں لکھا: ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں کر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک کہ میں اس دنیا سے گزر جاؤں۔'' ایک اور جگہ (5 مارچ 1908ء) لکھتا ہے: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''۔ ان کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود اپنی کتاب حقیقۃ النبوت، صفحہ 172 میں لکھتا ہے ''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) ہرگز مجازی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں''۔

نبوت کے دعوے کا لازمی نتیجہ ہے کہ جو شخص بھی اس نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر قرار دیا جائے۔ چنانچہ قادیانیوں نے یہی کیا۔ وہ ان تمام مسلمانوں کو اپنی تحریر و تقریر میں علانیہ کافر قرار دیتے ہیں جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے مثلاً ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان، صفحہ 35) قادیانی صاحبزادہ بشیر کی سنیے ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر ''مسیح موعود'' کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے''۔ مرزا بشیر الدین محمود نے سب جج عدالت گورداسپور میں بیان دیا جو ان کے رسالے الفضل میں 26 تا 29 جون 1922ء میں شائع ہوا'' ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے غیر احمدی کافر ہیں۔''

غیر احمدیوں کو کافر قرار دینے سے متعلق قادیانیوں کی تحریریں بھری پڑی ہیں۔ الطاف حسین فرماتے ہیں کہ ان کا کلمہ اور ان کی نماز ایک ہے تو اس کے بارے میں بھی سن لیجیے، شاید توبہ کی توفیق ہو جائے۔

21/ اگست 1917ء کے اخبار الفضل میں خلیفہ صاحب کی ایک تقریر ''طلباء کو نصائح'' کے عنوان سے شائع

ہوئی تھی جس میں انھوں نے کہا، ہمارا خدا، ہمارا اسلام، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا روزہ غرض ہماری ہر چیز مسلمانوں سے الگ ہے۔ وہ فرماتے ہیں ''ورنہ حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے''۔ یہ قادیانی اور احمدی تو الطاف حسین کو بھی کافر قرار دیتے ہیں اور وہ ہیں کہ ان کی وکالت فرما رہے ہیں۔ قادیانی خود تسلیم کررہے ہیں کہ ان کا خدا، ان کا نبی، ان کا حج سب کچھ عام مسلمانوں سے مختلف ہے اور الطاف حسین فرما رہے ہیں کہ ان کا کلمہ ان کی نماز سب ہمارے جیسی ہے، کیا بات ہے! پتا نہیں کون سا لٹریچر پڑھ رکھا ہے۔ نذیر ناجی جیسے لوگوں کی تو کوئی اہمیت نہیں لیکن الطاف حسین کے خلفاء اور معتقدین فرمائیں کہ ان کا کیا خیال ہے۔ ان کی تحریروں کے مطابق کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے نہ اس کو لڑکی دی جاسکتی ہے۔ فرمایا ''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں''۔ الطاف حسین فخر یہ فرماتے ہیں کہ ایک جھوٹے نبی کے خلیفہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب شخص کے آنجہانی ہوجانے پر انھوں نے تعزیتی پیغام بھیجا۔ پیغام میں یقیناً درجات کی بلندی، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا بھی کی ہوگی۔ جو شخص بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا اور ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا وہ شاتم رسول بھی ہے اس کے لیے تعزیت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ایسا شخص بھی شاتم رسول اور کفر کا مرتکب ہے۔ الطاف بھائی فرماتے ہیں کہ احمدیوں کو تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیے، ٹھیک ہے، وہ اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دے کر تبلیغ کریں۔ لیکن وہ تو خود کو مسلمان قرار دے کر دھوکا دیتے ہیں اور ان کی تبلیغ کے نتیجے میں جو لوگ ان کا مذہب اختیار کرتے ہیں وہ مسلمان بھی نہیں رہتے۔ عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں تو دھوکے سے کام نہیں لیتے۔ الطاف حسین صاحب آپ کس راستے پر جارہے ہیں؟ اور اپنے حامیوں کو کہاں لے جارہے ہیں؟ موصوف نے سب کچھ کہہ کر اعلان فرمایا ہے کہ وہ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں جس پر ایک ٹی وی چینل سے کچھ علماء کا یہ مشترکہ بیان نشر ہورہا ہے کہ ''الطاف حسین نے بروقت شرپسندوں کے منہ بند کردیئے۔'' اگر واقعی یہ علماء کا بیان ہے تو وہ یہ وضاحت بھی کردیتے کہ شرپسند کون ہیں، قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسجد، ان کے کلمہ اور نماز کو مسلمان کا کلمہ اور نماز قرار دینے والے، ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دینے والے یا ان کفریہ خیالات کی تشہیر کرنے والے؟ شرپسند کون ہیں اور مسلمانوں میں شر پھیلانے والے کون؟

الطاف بھائی مرد بچہ بنیے۔

(مطبوعہ: ''جسارت میگزین'' کراچی 13 ستمبر 2009ء)